عشرہ ذی الحجہ...... سیرتِ مطہرہ کی روشنی میں

حافظ ساجد انور

ذی الحجہ کا پہلا عشرہ عبادات اور اللہ تعالیٰ کی طرف انابت کے حوالے سے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ان ایام میں جہاں ایک طرف حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے فقر کے لباس احرام میں ملبوس ہوکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لبیک اللھم لبیک کی صدائیں لگاتے ہیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشتے ہیں، وہیں دوسری طرف اس فریضے کی ادایگی نہ کرنے والے اہل ایمان کے لیے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب وتحریص احادیث مطہرہ میں ملتی ہے۔عبادات کی طرف توجہ کے اس پہلو میں ہمیں نظر آتا ہے کہ مسلمانوں کی ایک مخصوص تعداد حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرتی ہے، جب کہ اُمت کی اکثریت اس وقت اس فریضے کی ادایگی نہیں کررہی ہوتی۔ چنانچہ آپؐ کی سیرتِ مطہرہ اور آپؐ کی حیاتِ طیبہ کے اسی پہلو کی طرف سب کو متوجہ ہونا چاہیے کہ نفلی عبادات، نوافل، انفاق فی سبیل اللہ، ذکر و اذکار کی طرف خصوصی توجہ کی جائے۔ آپؐ کی حیاتِ طیبہ سے ثابت ہے کہ حج بیت اللہ کا فریضہ آپؐ نے زندگی میں ایک مرتبہ ادا کیا ہے، جب کہ ان دنوں میں عبادات کی ترغیب وتحریص کا خصوصی تذکرہ آپؐ کی سیرتِ مطہرہ میں ملتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک اعمال کے حوالے سے ان دنوں سے زیادہ پسندیدہ دن اور کوئی نہیں (اس سے مراد ذی الحجہ کے ابتدائی ۱۰ دن ہیں)۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ ! کیا جہاد بھی اس سے بڑھ کر نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جہاد بھی اس سے بڑھ کر نہیں ہے الا یہ کہ کوئی شخص اپنی جان اور اپنا مال لے کر اللہ کے راستے

میں جہاد کے لیے نکلے اور واپس کچھ نہ لے کر آئے (یعنی شہادت بھی نصیب ہو اور مال بھی خرچ ہو جائے)۔(بخاری)

ذی الحجہ کے ان ۱۰ دنوں کی فضیلت و اہمیّت بیان کی گئی ہے اور احادیث مطہرہ میں ان دنوں میں عبادات کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن بکثرت لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔ اس لیے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار ہونا چاہیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں عظمت والا دن یوم النحر (قربانی کا دن) اور یوم عرفہ ہے (احمد ، ابوداؤد، عن عبداللہ بن قرطؓ)۔ آپؐ نے اس دن کی سب سے بہترین دُعا اسے قرار دیا ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ'' ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے بادشاہت اور تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے''۔

یوم عرفہ کا روزہ

غیر حاجی کے لیے عرفہ کا روزہ رکھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور اس کا عظیم اجر وثواب ذکر کیا گیا ہے۔ آپؐ سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''یہ روزہ ایک سال اگلے اور ایک سال پچھلے سال کا کفارہ بن جائے گا''۔ (مسلم، عن ابی قتادہؓ)۔ تاہم حاجی کے لیے افضل اور مستحب یہ ہے کہ وہ یوم عرفہ کا روزہ نہ رکھے تاکہ وہ حج کے موقعے پر ذکر، دعا اور دیگر عبادات کا حق ادا کر سکے، اور اسے کمزوری ونقاہت لاحق نہ ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کی سہولت کے پیش نظر خود بھی یوم عرفہ کا روزہ نہیں رکھا۔

حضرت ام فضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس چند لوگ آئے اور عرفہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے سے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں اختلاف کرنے لگے۔ بعض نے کہا کہ آپؐ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا کہ آپؐ روزہ سے نہیں ہیں۔ میں نے (اصل حقیقت معلوم کرنے کے لیے) آپؐ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپؐ اپنے اُونٹ پر سوار وقوف فرما رہے تھے۔ آپؐ نے دودھ پی لیا (بخاری ، مسلم)۔ عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر اور دعائیں مسنون اور باعث اجر وثواب ہیں۔

یوم النحر: قربانی کا دن

حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے والے جہاں دیگر مناسک حج کی ادایگی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کرتے ہیں، وہیں غیر حاجی عام اہل ایمان کے لیے بھی اُن کی عبادت 'نحر' قربانی کے وقت کی فضیلت ہے، اور جانوروں کی قربانی کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔ اس اہم عبادت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور خشیت وللّٰہیت ہے۔ آج جہاں دیگر عبادات بھی تدریجاً ایک رسم وروایت کی صورت اختیار کرتی جارہی ہیں وہیں قربانی کو بھی نام ونمود اور نمایش کا ذریعہ بنادیا گیا ہے۔

قربانی کی اس اہم عبادت میں شریعت مطہرۃ کے پیش نظر یہ ہے کہ جانور کی قربانی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب اختیار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج ۲۲:۳۷) اللہ تعالیٰ تک (قربانی کے جانوروں کا) نہ تو گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون ہی بلکہ اللہ تعالیٰ تک تمھارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

قربانی کے ذریعے ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ اعزا و اقربا کے لیے صدقہ و انفاق کی کیفیت ہو اور باہم محبت ومودت کے تعلقات کو بڑھایا جائے۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھانا مستحب ہے۔ قربانی کے ذریعے شعائر اسلام کا اظہار اور اس کی عظمت واضح ہوتی ہے۔ قربانی کا یہ عمل حاجیوں کے ساتھ مشابہت کا عمل ہے جس میں ایک گونہ ترغیب اور تشویق کا پہلو بھی غالب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قربانی کرنے والے کے لیے حاجیوں سے مشابہت کے پیش نظر اپنے بال نہ منڈوانا اور ناخن نہ کتروانا مستحب ہے۔

اپنے روزانہ کے پروگرام میں

تفہیم القرآن سے آدھا گھنٹہ ، گھنٹہ

.... **قرآن کا مطالعہ بھی رکھیں** ....

اس کے فوائد آپ کو بچشمِ سر خود نظر آئیں گے